روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۹۴
فون ۲۲۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۷ | ہفتہ ۲۵ رجب ۱۴۱۴ھ، ۸ صلح ۱۳۷۳ھش، ۸ جنوری ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عام نصیحت کی مہم جاری کریں

آج بھی وقت ہے کہ اس کو سمجھیں اور اس کے مطابق ایک عام نصیحت کی مہم جاری کریں۔ اور ہر ملک کے باشندے اپنے ملک سے وفا کا اظہار کرتے اور اس ملک کی راؤں اور اس ملک کے خیالات کی اصلاح کی خاطر ایک مہم جاری کریں تو جماعت احمدیہ اس دور میں ایک عظیم الشان خدمت کرنے والی ہوگی۔ جو وطن کی بھی خدمت ہوگی۔ انسانیت کی بھی خدمت ہوگی۔ سچائی اور حق کی بھی خدمت ہوگی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کی حالت ایسی واقع ہوئی ہے کہ یہ کبھی نکما اور بیکار نہیں رہتا اور نفسِ کلام سے بھی کبھی فارغ نہیں ہوتا ہے۔ نفس اور شیطان سے ہی اس کا مکالمہ شروع رہتا ہے۔ اگر کوئی اور بات کرنے والا نہ ہو۔ بعض اوقات لوگ دیکھتے ہیں کہ ایک انسان بالکل خاموش ہے لیکن درحقیقت وہ خاموش نہیں ہوتا۔ اس کا سلسلۂ کلام اپنے نفس سے شروع ہوتا ہے اور بعض اوقات وہ بہت ہی لمبا ہوتا ہے۔ اور شیطانی رنگ میں اسے خود لمبا کرتا ہے اور بے شرمی سے اسے لمبا ہونے دیتا ہے۔ یہ سلسلہ کلام کبھی خیالی فسق کے رنگ میں ہوتا ہے اور کبھی بے ہودہ اور جھوٹی تمناؤں کے رنگ میں اور اس سے وہ کبھی فارغ نہیں رہتا۔ جبتک کہ اس سفلی زندگی کو چھوڑ نہ دے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ اس قسم کے خطرات اور خیالات کا سلسلہ جسے انسان لمبا نہیں ہونے دیتا اور ایک معمولی خیال کی طرح آکر دل سے محو ہو جاتا ہے وہ معاف ہیں' لیکن جب اس سلسلہ کو لمبا کرتا ہے اور اس پر عزیمت کرتا ہے' تو وہ گناہ ہے اور ان کی جوابدہی کرنی پڑے گی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳۸-۲۳۷)

خاندان حضرت مسیح موعود میں
شادی کی مبارک تقریب

○ محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کے دو صاحبزادوں کی شادی محترمہ صاحبزادی امتہ الشکور صاحبہ بنت حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث و نواب شاہد احمد خان صاحب ابن حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی دو صاحبزادیوں سے یکم جنوری ۱۹۹۴ء کو انجام پائی۔ عزیز مکرم مرزا توفیق احمد صاحب کی شادی عزیزہ مکرمہ امتہ المعطی خرم صاحبہ سے اور عزیز مکرم مرزا توصیف احمد محمود صاحب کی شادی عزیزہ مکرمہ امتہ الاکبر ماریہ صاحبہ سے انجام پائی۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر نے کی بعد ازاں عزیز مکرم مرزا نبیل احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب نے حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعائیہ اشعار ترنم سے سنائے۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی۔

اگلے روز مورخہ ۲۔ جنوری ۱۹۹۴ء بروز اتوار دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں بھی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے ہی دعا کرائی۔ رخصتانہ و ولیمہ کی تقریبات دارالصدر حلقہ بیت المبارک کی درمیانی چاردیواری میں منعقد ہوئیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ خاندان حضرت مسیح موعود میں شادی کی ان مبارک تقریبات کی ہر جہت سے کامیابی اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان جوڑوں کی نئی زندگی کا یہ سفر دین و دنیا کے لئے لامتناہی کامیابیوں کا سبب بنائے۔ آمین۔

بچوں کو مالی قربانی کا مزا بچپن سے ہی ڈال دیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے۔ نے اس طرف بہت توجہ دلائی کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس (وقف جدید) میں شامل کرنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث تو امامت کے اپنے تمام عرصے میں وقف جدید کی تحریک سے متعلق بڑوں کے چندوں کے مقابل پر بچوں کے چندوں میں زیادہ دلچسپی لیا کرتے تھے۔ اور جب میں اعداد و شمار پیش کیا کرتا تھا' تو پوچھا کرتے تھے کہ بچوں میں بتاؤ' کتنا اضافہ ہوا اس میں ایک حکمت یہ تھی اور بہت بڑی حکمت ہے کہ چندے سے زیادہ ہمیں اگلی نسل کے اخلاص میں دلچسپی ہونی چاہئے۔ اگر ہم بچوں کو شروع ہی سے خدا کی راہ میں مالی قربانی کا مزا ڈال دیں۔ اس کا چسکا ان کو پڑ جائے تو آئندہ ساری زندگی یہ بات ان کی تربیت کے دوسرے معاملات پر بھی اثر انداز رہے گی۔ اور جس کو مالی قربانی کی عادت ہو وہ خدا کے فضل سے عبادتوں میں بھی بہتر ہو جاتا ہے۔ جماعت سے عمومی تعلق میں بھی اچھا ہو جاتا ہے اور یہ اس کی روحانی زندگی کی ضمانت کا بہت ہی اہم ذریعہ ہے۔ تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث مجھے ہمیشہ بچوں کے متعلق زیادہ تاکید کیا کرتے تھے اور سوال بھی یہی ہوا کرتا تھا کہ بچوں میں کتنوں نے حصہ لیا۔ بعض دفعہ ہم اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے بعض دوستوں سے بڑے بڑے وعدے لیا کرتے تھے تو حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کو میں نے کبھی اس پر زیادہ راضی ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ یہی کہا کرتے تھے کہ بجائے اس کے کہ بعض لوگوں سے زیادہ لو' زیادہ لوگوں سے بے شک کم لو لیکن زیادہ لوگوں سے لو' چنانچہ اسی لئے میں نے بھی ہمیشہ یہی زور دیا ہے کہ زیادہ تعداد میں احمدی شامل ہوں اور خصوصیت سے بچے۔

(از خطبہ ۴۔ جنوری ۱۹۹۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۸ / صلح ۱۳۷۳ھش ۸ / جنوری ۱۹۹۴ء

دعوت الی اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں۔ "ہر احمدی کو محنت کرنی چاہئے اور اپنی جدوجہد کو انتہا تک لے جانا چاہئے۔ ہر فرد کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے صلاحیت کی شکل میں اسے جو اصلی قوت اور اصل دولت عطا فرمائی ہے اس سے وہ اپنے دائرہ صلاحیت کے اندر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے اگر آج پاکستان میں بسنے والے احمدی ہی اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کو ان کی انتہا تک پہنچادیں تو اس سے ہمارے اس ملک کی کایا پلٹ جائے گی حالانکہ ہم بہت تھوڑے ہیں لیکن اگر ہم اپنی تھوڑی تعداد کے باوجود بھی اپنی صلاحیتوں کی نشوونما آخری حد تک پہنچادیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جو زیادہ سے زیادہ دولت ہر چہار لحاظ سے کسی کو مل سکتی ہے وہ مل جائے تو پاکستان کی دولت میں اتنا اضافہ ہو جائے گا کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی لیکن اگر ہم وعظ تو سنتے ہیں مگر عمل نہ کریں اور اپنے اوقات کو ضائع کرتے رہیں اور ہمارے نوجوان جنہیں اللہ تعالیٰ نے ذہن عطا فرمائے ہیں وہ اپنے ذہنوں کو کند چھری کے ساتھ ذبح کرنے والے ہوں اور ہمارے پیشہ ور دوست جنہیں خدا تعالیٰ نے حسن عمل کی صلاحیت عطا فرمائی تھی وہ اس دنیا میں خوبصورتی اور حسن پیدا نہ کرسکیں تو پھر اللہ ہی حافظ ہے"۔

ہم اپنے قارئین کی توجہ اس ارشاد کی طرف مبذول کرواتے ہوئے دو گزارشات کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اپنے پیارے پاکستان کی ترقی کے لئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لایا جائے۔ کیونکہ پاکستان کی خوشحالی سے ہماری اپنی خوشحالی وابستہ ہے اور دوسرے یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعوت الی اللہ کا جو پروگرام پیش فرمارہے ہیں اس کے سلسلہ میں اپنی صلاحیتوں کو پوری طرح بروئے کار لائیں اپنی استعدادوں کے دائرے کو تکمیل تک پہنچائیں۔ اور کبھی بھی یہ نہ سمجھیں کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا کرلیا ہے۔ ابھی اور راستہ باقی ہے ابھی اور منزلیں طے کرنی ہیں اور ابھی اور ہمت اور حوصلہ سے کام لینا ہے۔

دعوت الی اللہ - دعوت الی اللہ - دعوت الی اللہ۔

اپنی استعداد کو تکمیل تک لے جایئے
اپنی سب جزئیات کو تفصیل تک لے جایئے
حسب ارشاد امامت آپ چلتے جایئے
اپنے ہر اک عزم کو تعمیل تک لے جایئے

ابوالاقبال

○

ڈھول سے اُٹ کر پہنچوں گا تو وہ لیں گے پہچان
اکثر ایسا ہی ہوتا ہے ان کا ہر مہمان

تیز کڑکتی دھوپ میں سب کو سایہ دینے والے
اپنے رحم و کرم کی چادر مجھ پر بھی تو تان

میرا نام آتے ہی اس کے ماتھے پر بل آئیں
میں نے جس کو یاد کیا ہے' اور وہ بھی ہر آن

تم بھی عقلِ کُل ہونے کا اب کر لو اقرار
لو، مَیں نے تو مان لیا ہے مَیں ہوں بہت نادان

یُوں تو ہیں سب لوگ برابر پھر بھی ہے تفریق
آدم زاد تو ہم سب ہیں پر کم کم ہیں انسان

اس کی باتیں مت دہراؤ اس کا چھوڑو ذکر
جس محفل میں میرے جیسے لوگ بھی ہوں پردھان

جس کے لکھے لفظ کو پڑھ کر جاں میں جاں سی آئے
ایسے شخص کے مرنے پر بھی اس کو زندہ جان

کل تک میرے آنگن میں تھی لوگوں کی بھرمار
گلیوں میں مَیں ڈھونڈ رہا ہوں آج کوئی مہمان

میرے منہ کے لفظوں پر تو لگ سکتی ہے قدغن
ہے آزاد ہر اک پابندی سے دل کا ایمان

کون نسیم تمہاری باتیں سن کر غور کرے
تم کو لوگوں کی باتوں کا رہتا ہے خلجان

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ عبد القادر

ملک عرب کا تعارف

محترم شیخ عبد القادر صاحب مزید کہتے ہیں :-

حضرت اسماعیلؑ کی شادی قبیلہ جرہم کے رئیس مضاض بن عمرو کی لڑکی سے ہوئی جس سے آپ کے ہاں بارہ لڑکے پیدا ہوئے۔ جن سے قیدار جن کی نسل زیادہ تر عرب میں پھیلی سب سے چھوٹے تھے۔ اور قریش بھی قیدار ہی کی نسل سے ہیں۔ حضرت اسماعیل اور پھر ان کے بڑے بیٹے نابت کی زندگی تک تو کعبہ کی تولیت اسی خاندان کے سپرد رہی۔ لیکن بعد میں حضرت اسماعیلؑ کے خسر اور قبیلہ جرہم کے سردار مضاض بن عمرو کے پاس آگئی۔ مگر ایک طویل عرصہ کے بعد بنو قحطان کی ایک شاخ بنو خزاعہ نے اس پر قبضہ کر لیا۔ کہتے ہیں کہ مکہ چھوڑنے سے قبل قبیلہ جرہم کے رئیس عمرو بن الحرث نے اپنے قومی اموال چاہ زمزم میں ڈال کر اسے اوپر سے بند کر دیا تھا۔ اور پھر سینکڑوں سال بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبد المطلب نے اس کا کھوج نکال کر نئے سرے سے جاری کیا۔

اسی قبیلہ خزاعہ کا ایک رئیس عمرو بن لحی تھا۔ اس نے کہیں شام کے بت پرستوں کو جو بت پرستی کرتے دیکھا۔ تو اس کے دل میں بھی شوق پیدا ہوا کہ کعبہ جو عرب کا مذہبی مرکز ہے اس میں بھی ضرور ایسے بت ہونے چاہئیں۔ چنانچہ اس نے چند بت لا کر کعبہ کے پاس نصب کر دئے اور پھر آہستہ آہستہ کعبہ میں بتوں کی تعداد ۳۶۰ تک پہنچ گئی۔

وہ اک بت پرستوں کا تیرتھ بنا تھا جہاں تین سو ساٹھ بت پج رہا تھا

مورخین لکھتے ہیں کہ جب قبیلہ خزاعہ کو بھی کعبہ کی تولیت پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا تو حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ایک شخص قصی بن کلاب نے جو بہت سمجھدار اور فہیم آدمی تھا اس بات کو شدت سے محسوس کیا کہ کعبہ کی تولیت اولاد اسماعیل کا ورثہ ہے اور کوئی قوم اس کی حقدار نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اس نے مکہ میں آکر قبیلہ خزاعہ کے رئیس حلیل بن حبشیہ کی لڑکی حبٹی سے شادی کر لی۔ حلیل جب مرنے لگا تو اس نے وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد کعبہ کی تولیت میری لڑکی حبٹی زوجہ قصی بن کلاب کے سپرد ہو۔ اب انتظام تو عملاً قصی ہی کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن وہ اسی قدر پر خوش نہیں تھا۔ بلکہ وہ چاہتا تھا کہ اصل حق دار ہونے کی حیثیت سے مکمل حقوق تولیت کعبہ کے وہ خود حاصل کرے بنو خزاعہ کو جب اس کے ان ارادوں کا علم ہوا تو وہ سخت برہم ہوئے۔ بلکہ فساد پر آمادہ ہو گئے دونوں قبیلوں میں خوب جنگ ہوئی۔ آخر ایک شخص عمرو بن عوف ثالث پر فیصلہ ٹھہرا۔ اس نے قصی کے حق میں فیصلہ دیا اور اس طرح ایک بہت لمبے عرصے کے بعد "حق بحقدار رسید"۔ پھر خانہ کعبہ کی تولیت بنو اسماعیل کے ہاتھ آگئی۔

کہتے ہیں کہ یمن کا ایک بادشاہ تبع اسعد نامی تھا۔ اس نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ وہ کعبہ کو غلاف چڑھا رہا ہے۔ چنانچہ اس نے اس خواب کو ظاہری شکل میں بھی غلاف چڑھا کر پورا کر دیا۔ پھر یہ رسم چل پڑی۔ حتیٰ کہ اسلام میں بھی جاری رہی۔ چنانچہ آج تک ہر سال باقاعدہ ایک نیا قیمتی غلاف چڑھایا جاتا ہے اور پہلا اتار کر حاجیوں میں تقسیم یا فروخت کر دیا جاتا ہے۔

قریش نام کی ابتدا حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ایک شخص فہر بن مالک کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ وجہ تسمیہ کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس شخص کے زمانہ میں چونکہ بنو اسماعیل بہت زور اور طاقت پکڑ گئے تھے اس لئے قریش مچھلی کی مشابہت کی بناء پر جو کہ بہت بڑی ہونے کی وجہ سے دوسری چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو کھا جاتی ہے اس قبیلہ کا نام قریش رکھا گیا لیکن بعض کا خیال ہے کہ قصی بن کلاب نے جب تولیت کعبہ حاصل کی اور اپنے قبیلہ کی مختلف شاخوں کو مکہ میں جمع کر کے آباد کیا تو اس وقت اس کا نام قریش پڑ گیا۔ کیونکہ لفظ قریش کے مادہ میں ایک مفہوم جمع کرنے کا بھی پایا جاتا ہے۔

قصی بن کلاب جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے ایک غیر معمولی قابلیت کا انسان تھا۔ یہ پانچویں صدی عیسوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریباً ڈیڑھ سو سال پہلے ہوا ہے۔ اس نے نہ صرف کعبہ کے پہلے انتظام کو ہی برقرار رکھا۔ بلکہ قوم کی ایک باقاعدہ تنظیم کر کے نئے سرے سے ایک جمہوری سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ قصی نے کعبہ کے پاس ایک دار الندوہ بھی بنایا جس میں قریش اپنے تمام قومی کام سرانجام دیتے تھے۔ ہجرت سے قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا فیصلہ بھی سرداران قریش نے اسی دار الندوہ میں کیا تھا۔

قصی بن کلاب کے چار بیٹے تھے جن میں سے دو یعنی عبد الدار اور عبد مناف زیادہ مشہور ہیں قصی نے اپنی وفات کے بعد اپنا قائم مقام عبد الدار کو تجویز کیا تھا۔ عبد الدار نے اپنی زندگی میں تو اس کام کو نباہا لیکن اس کی وفات کے بعد کعبہ کی تولیت اس کی اولاد سے بنو عبد مناف یعنی عبد الشمس۔ مطّلب۔ ہاشم اور نوفل نے اپنی قابلیت اور روشن ضمیری کے باعث چھین لی۔ اس پر طرفین میں باہم جھگڑا ہو گیا۔ قریب تھا کہ جنگ شروع ہو جاتی مگر آخر صلح صفائی کے ساتھ فیصلہ ہو گیا اور دو مناصب یعنی افادہ اور سقایہ بنو عبد مناف کو مل گئے اور باقی تین مناصب یعنی دار الندوہ کا انتظام لواء اور حجابہ بنو عبد الدار کے پاس رہے بنو عبد مناف نے آپس کے مشورہ سے سقایہ اور افادہ کا متولی ہاشم کو مقرر کر دیا۔

ہاشم ایک سنجیدہ اور معاملہ فہم ہونے کے علاوہ سخاوت میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتا تھا۔ اس نے قریش کے لئے قحط کے ایام میں اپنی فیاضیوں کا وہ ثبوت دیا کہ تمام قبائل اس کے گرویدہ ہو گئے۔ رومی اور غسانی فرمانرواؤں کے پاس جا جا کر قریش کے تجارتی قافلوں کے لئے حقوق حاصل کئے۔ عبد شمس کے بیٹے امیہ کے دل میں ہاشم کی یہ ناموری اور شہرت خار کی طرح کھٹکنے لگی۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ عبد المطلب بن ہاشم نے بھی اپنی زندگی میں بنو امیہ کو دبائے رکھا۔ اب عبد المطلب کی وفات کے بعد ہاشم کے پوتوں کا زمانہ آیا۔ چونکہ ان میں کوئی صاحب اثر آدمی نہیں تھا۔ اس لئے بنو امیہ آہستہ آہستہ زور پکڑ گئے اور ہاشم کا خاندان کمزور ہو گیا۔

☆☆☆☆☆

بشیر احمد نیر

نیا سال

احباب گرامی! جب بھی نئے سال کا سورج طلوع ہوتا ہے تو اگلے روز اخبارات کچھ اس قسم کی خبریں لے کر آتے ہیں کہ نئے سال کی خوشی میں سینکڑوں من شراب لنڈھا دی گئی۔ نوجوان گلیوں میں بدمست غل غپاڑہ کرتے ہوئے پولیس نے گرفتار کر لئے۔ پھر نئے سال کے آغاز میں محفلیں سجائی جاتی ہیں۔ اور مادہ پرست لوگ اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ نئے سال میں لھو و لعب کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیا جائے گا۔ ان کے گمان میں دنیا صرف عیش طلبی اور لغویات کا ہی ایک مقام ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ تو صرف حیوانی زندگی ہے۔ انسانیت کا اصل خاصہ یہی ہے کہ اپنے آپ کو دوسروں کے لئے نفع بخش وجود بنایا جائے۔ سوالٰہی جماعتوں کے افراد سال کے آخر پر کھڑے ہو کر پچھلے بیتے ہوئے ایام پر غور کرتے ہیں کہ اس عرصہ میں کیا کھویا اور کیا پایا۔ اگر کہیں کوئی لغزش یا کمی کجی رہ گئی ہو تو وہ افسوس کا اظہار کرتے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے اس بات کا عزم کرتے ہیں کہ وہ اپنی کمزوریوں کا احاطہ کرتے ہوئے نئے سال میں داخل ہوں گے۔ اور اپنے آپ کو ملک و ملت کے لئے بہتر وجود ثابت کریں گے۔

شاید کچھ لوگ اسے حسن اتفاق کہیں مگر میرا یہ یقین ہے کہ اگر دنیا دار لوگ اپنے ہاں نئے سال پر جشن مناتے ہیں تو خدا تعالیٰ نے الٰہی جماعت اور روحانی افراد کو بھی محروم نہیں رکھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے تحت ہر سال کے آخر میں جلسہ سالانہ کا اجرا فرمایا کہ ہر سال کے آخر میں اور نئے سال کی ابتداء میں نیک اور پاک لوگوں کی ٹولیاں مختلف مقامات پر جمع ہو جائیں۔ جہاں اخلاق اور تہذیب کی باتیں ہوں۔ خدا تعالیٰ کے نام اور اس کے دین کا بول بالا ہو۔ تمام دنیا میں الٰہی جماعت کو مضبوط کرنے اور پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کا بندوبست ہو۔ اور ایک روحانی غذا لے کر اور اپنے ایمانوں کو جلا بخش کر وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں۔

سو آیئے آج ہم تمام نوجوان اور بزرگ اور سعادت مند عورتیں حضرت بانی سلسلہ کے قائم کردہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوں اور اس بات کا عہد کریں کہ یہ سال بھی ہم سب کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر زیادہ سے زیادہ بابرکات ہو اور دینی فتوحات کی خوشیاں لے کر آئے۔ ہم اپنی نیتیں درست کر لیں اور کمر ہمت کس لیں۔ اپنے عمل میں حسن پیدا کریں اور اپنی عبادات میں خوف و حضور پیدا کریں اپنے بھائیوں سے حسن سلوک کا عزم پیدا کر لیں اور ان کی ملاقات سے ہمیں طبعی خوشی محسوس ہو۔ اپنے نفس کی شرارتوں پر نظر رکھیں۔ گھروں میں ذکر الٰہی کو رواج

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری صفدر نذیر- گولیکی

چراغ راہ

چوہدری صفدر نذیر گولیکی صاحب اپنی کتاب چراغ راہ میں کہتے ہیں:-

ایک بزرگ کہیں سفر پر جا رہے تھے اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا۔ جہاں ایک چور رہتا تھا۔ اور وہ ہر آنے جانے والے مسافر کو لوٹ لیا کرتا تھا۔ اپنی عادت کے مطابق اس بزرگ کو بھی لوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے فرمایا۔ تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے۔ تم خدا پر بھروسہ رکھو اور تقویٰ اختیار کرو۔ چوری چھوڑ دو۔ خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کردے گا۔ چور کے دل پر اثر ہوا۔ اس نے بزرگ کو چھوڑ دیا اور ان کی بات پر عمل کیا۔ یہاں تک کہ اسے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا ملنے لگا۔ وہ کھانے کھا کر برتنوں کو جھونپڑی کے باہر پھینک دیتا۔

اتفاقاً پھر وہی بزرگ کبھی ادھر سے گزرے تو اس چور نے جواب بڑا متقی اور پرہیز گار ہو گیا تھا۔ اس ساری کیفیت کو بزرگ کے سامنے بیان کیا۔ اور کہا کہ مجھے اور آیت بتلاؤ۔ تو بزرگ نے فرمایا کہ فی السماء والارض انہ الحق۔ یہ پاک الفاظ سن کر اس پر ایسا اثر ہوا کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اس کے دل پر بیٹھ گئی۔ پھر تڑپ اٹھا۔ اور اسی میں جان دے دی۔ صفدر نذیر کہتے ہیں کہ اس سے سبق یہ ملتا ہے تم نے دیکھا کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے سے کیا کیا نعمتیں ملتی ہیں۔ اور تقویٰ اختیار کرنے سے کیسی دولت ملتی ہے۔ غور کرکے دیکھو وہ خدا تعالیٰ جو زمین و آسمان کے رہنے والوں کی پرورش کرتا ہے کیا اس کے ہونے میں کوئی شخص شک وشبہ کرسکتا ہے وہ پاک اور سچا خدا ہی ہے جو ہم تم سب کو پالتا پوستا ہے۔ پس خدا ہی سے ڈرو۔ اسی پر بھروسہ کرو۔ اور نیکی اختیار کرو۔

پھر لکھتے ہیں 'ذکر کرتے ہیں کہ افلاطون کو علم و فراست میں بہت دخل تھا۔ اور اس نے دروازہ پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا۔ جسے حکم تھا کہ جب کوئی شخص ملاقات کو آوے تو اول اس کا حلیہ بیان کرو۔ اس حلیہ کے ذریعہ وہ اس کے اخلاق کا حال معلوم کرکے پھر اگر قابل ملاقات سمجھتا تو ملاقات کرتا۔ ورنہ رد کر دیتا۔ ایک دفعہ ایک شخص اس کی ملاقات کو آیا۔ دربان نے اطلاع دی۔ اس کے نقوش کا حال سن کر افلاطون نے ملاقات سے انکار کر دیا۔

اس پر اس نے کہلا بھیجا کہ افلاطون سے کہہ دو کہ جو کچھ تم نے سمجھا ہے بالکل درست ہے مگر میں نے قوت مجاہدہ سے اپنے اخلاق کی اصلاح کرلی ہے۔ اس پر افلاطون نے ملاقات کی اجازت دے دی۔

صفدر نذیر صاحب کہتے ہیں کہ اس سے سبق یہ ملتا ہے کہ اخلاق ایسی چیزیں ہیں کہ اس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ یعنی اگر کسی کو کوئی بری عادات ہیں تو وہ دور ہو سکتی ہیں ارادے میں پختگی اور نیک نیتی ہونی ضروری ہے اور ساتھ دعا بھی کرے۔ تو انسان روحانی میدان میں کہیں سے کہیں پرواز کر سکتا ہے۔

مزید لکھتے ہیں ایک بادشاہ نے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے کاریگر سے کہا کہ تم اپنے ہنر اور کمال کا مجھے نمونہ دکھاؤ۔ اور نمونہ بھی ایسا نمونہ ہو کہ اس سے زیادہ تمہاری طاقت میں نہ ہو۔ گویا اپنے انتہائی کمال کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کرو۔ اور پھر اس بادشاہ نے دوسرے اعلیٰ درجہ کے کاریگر سے کہا کہ تم بھی اپنے اعلیٰ درجہ کا نمونہ پیش کرو۔ اور ان دونوں کے درمیان بادشاہ نے ایک حجاب (پردہ) حائل کردیا۔ کاریگر نمبر اول نے ایک دیوار بنائی اور اس کو نقش و نگار سے اتنا آراستہ کر دیا کہ بس حد کر دی۔ اور اعلیٰ ترین انسانی کمال کا نمونہ تیار کیا۔ اور دوسرے کاریگر نے ایک دیوار بنائی مگر اس کے اوپر کوئی نقش و نگار نہیں کئے لیکن اس کو ایسا صاف کیا اور چمکایا کہ ایک مصفا شیشے سے بھی اپنے صیقل سے بڑھ گئی۔ پھر بادشاہ نے پہلے کاریگر سے کہا کہ اپنا نمونہ پیش کرو۔ چنانچہ اس نے نقش و نگار سے مزین دیوار پیش کی کہ دیکھنے والے اسے دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ پھر بادشاہ نے دوسرے کاریگر سے کہا کہ اپنا نمونہ پیش کرو۔ اس نے عرض کیا حضور یہ حجاب درمیان سے اٹھا دیا جائے۔ چنانچہ بادشاہ نے اسے اٹھوا دیا۔ تو لوگوں نے دیکھا بعینہ اسی قسم کی دیوار جو پہلے کاریگر نے تیار کی تھی دوسری طرف بھی کھڑی ہے۔ کیونکہ درمیانی حجاب اٹھ جانے سے اس دیوار کے تمام نقش و نگار بغیر کسی فرق کے اس دوسری دیوار پر ظاہر ہو گئے۔

صفدر نذیر کہتے ہیں کہ اس سے سبق یہ ملتا ہے کہ ہمیں بھی اپنے دلوں کو صیقل کرنا ہو گا۔ تاکہ خدائی رنگ اس میں نظر آنے لگے۔ اس کے لئے ہمیں تمام قسم کی برائیوں سے بچنا ہو گا۔ اور نیکیوں پر کاربند رہتے ہوئے اپنے دل کو خدائی رنگ سے رنگین کرنے کے لئے بھی تیار رہنا ہو گا۔ قرآن کریم نے بھی اس طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ کا رنگ اختیار کرو سے یہی مراد ہے۔

صفدر نذیر صاحب مزید کہتے ہیں۔

ایک مولوی صاحب کا ذکر ہے کہ اس نے ایک مسجد کا بہانہ کرکے ایک لاکھ روپے جمع کئے۔ ایک جگہ وہ وعظ کر رہا تھا سامعین میں اس کی بیوی بھی شامل تھی صدقہ و خیرات اور مغفرت کا وعظ اس نے کیا۔ اس کے وعظ سے متاثر ہو کر ایک عورت نے اپنی پازیب اتار کر چندہ میں دے دی۔ جس پر مولوی صاحب نے کہا اے نیک عورت کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں دوزخ میں جائے۔ یہ سن کر اس نے فی الفور دوسری پازیب بھی اتار کر اسے دے دی مولوی صاحب کی اپنی بیوی بھی اس وعظ میں موجود تھی اس پر بھی بڑا اثر ہوا۔ اور جب مولوی صاحب گھر آئے تو دیکھا کہ ان کی عورت روتی ہے ساور اس نے اپنا سارا زیور مولوی صاحب کو دے دیا۔ کہ مسجد میں لگا دو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ تو کیوں روتی ہے۔ یہ تو صرف چندہ کی تجویز تھی۔ اور کچھ نہ تھا۔ یہ باتیں سنانے کی ہوتی ہیں۔ کرنے کی نہیں ہوتی ہیں اور کہا کہ اگر ایسا کام ہم نہ کریں تو گزارہ نہیں ہوتا۔ انہی کے متعلق ایک ضرب المثل ہے

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت مے روند آں کار دیگرے کنند

صفدر نذیر صاحب کہتے ہیں کہ اس سے سبق یہ ملتا ہے کہ ہمیں ہر وہ بات دوسروں کو کہنی چاہئے جس پر پہلے خود عمل کرتے ہوں۔ اگر عمل نہیں کرتے تو دوسروں کو وہ بات نہ کہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے تم وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر تم خود عمل نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء کی باتوں پر سے عوام الناس کا اعتبار اٹھتا جاتا ہے۔ ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۵

۱۳ اونس ہوتا ہے۔

پچ

ضابطہ ۶= بولنگ کریزوں کے درمیان کا علاقہ پچ کہلاتا ہے۔ اس کی چوڑائی وکٹوں کو ملانے والی درمیانی لائن کے دونوں جانب ۱ء۵۲ میٹر یا ۵ فٹ ہوتی ہے۔ پچ کی تیاری اور انتخاب کی ذمہ داری ٹاس سے پہلے میدان کی انتظامیہ پر ہوتی ہے۔ اس کے بعد اس کے جائز استعمال کی نگرانی امپائر پر ہوتی ہے۔

پچ کی لمبائی دونوں وکٹوں کے درمیان فاصلہ ۲۰ء۱۲ میٹر یا ۲۲ گز یا ۶۶ فٹ ہوتا ہے۔

وکٹیں

ضابطہ ۷= ہر وکٹ کے آمنے سامنے ایک دوسرے کے متوازی ۲۰ء۱۲ میٹر یا ۲۲ گز کے فاصلے پر لگائی جاتی ہے۔ وکٹیں جسامت کے لحاظ سے برابر ہونی چاہئیں تاکہ ان کے درمیان سے گیند نہ گزر سکے۔ وکٹیں ۷۱ء۱ سنٹی میٹر یا ۲۸ انچ زمین سے باہر اور ۸ء۹ سنٹی میٹر یا ساڑھے تین انچ زمین کے اندر ہونی چاہئیں۔ بیلز کی لمبائی ۱۱ء۱ سنٹی میٹر ہو۔

اگر تیز ہوا چل رہی ہو اور دونوں ٹیموں کے کپتان بیلز کی ضرورت محسوس نہ کریں تو امپائر کی رضامندی سے انہیں الگ بھی کیا جا سکتا ہے۔

بولنگ اور پوپنگ کریزیں

ضابطہ ۸= بولنگ کریز ۲ء۶۴ میٹر یا ۸ فٹ ۸ انچ لمبی وہ لائن ہے جس پر وکٹیں گڑی ہوتی ہیں۔ پوپنگ کریز اس سے دو فٹ یا ۱ء۲۲ میٹر آگے دوسری لائن ہوتی ہے۔ جسے کم سے کم ۱ء۸۳ میٹر وکٹوں کے دونوں طرف بڑھایا جاتا ہے۔

سکورررز

ضابطہ ۹= دوڑوں کے حساب اور متعلقہ اوور کا اندراج سکورروں کے ذمہ ہوتا ہے۔ جو امپائروں کے اشاروں کے مطابق سکور درج کرتے ہیں۔

نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے اور تیری کمزوری سے واقف ہوں۔
انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ علیحدگی میں بیٹھے اپنے گناہوں کو یاد کرے اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے بخشش طلب کرے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم شرر- ایم اے

کرکٹ - ایک دلچسپ کھیل

انسان کی جسمانی نشوونما اور ذہنی تفریح کے لئے کھیل بہت اہمیت رکھتے ہیں کھیل ورزش کا بہترین ذریعہ ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کھیل کھیلنے والوں اور دیکھنے والوں کے لئے یکساں دلچسپی اور کشش رکھتا ہو تو سونے پر سہاگہ والا محاورہ لاگو ہوتا ہے۔ کرکٹ بھی ایسا کھیل ہے جس سے کھلاڑی بھی لطف اندوز ہوتے ہیں اور تماشائی بھی۔ آج کل تو کرکٹ ٹیکنیک اور سائنس کا بہترین امتزاج ہے۔ خاص طور پر ایک روزہ کرکٹ نے اس کھیل کو بہت ہی سنسنی خیز اور دلچسپ بنا دیا ہے۔

پاکستان سمیت یہ دنیا کے بیشتر ممالک میں کھیلا جاتا ہے۔ پاکستان میں تو آپ کرکٹ شہروں، قصبوں اور دیہات میں بڑوں اور چھوٹوں کو کھیلتا دیکھتے ہیں اس سے اس کی مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ پاکستان کو کرکٹ کی بدولت دنیا میں ایک مقام حاصل ہے۔ کرکٹ کے حوالے سے پاکستان کا تعارف مختلف ممالک میں ہوا۔ اس ملک نے ایسے ایسے عمدہ اور بہترین کھلاڑی پیدا کئے جنہوں نے اپنے کھیل اور اپنے عمدہ کردار کی وجہ سے پاکستان کا نام روشن کیا، ان میں فضل محمود، حنیف محمد، حفیظ کاردار، نذر محمد، مشتاق محمد، ماجد جہانگیر خان، وسیم باری، آصف اقبال، ظہیر عباس، عمران خان، جاوید میاں داد جیسے عظیم کھلاڑی شامل ہیں۔

اب ہم کرکٹ کی ابتدائی تاریخ کے بارہ میں دیکھتے ہیں کہ کہاں سے یہ کھیل نکلا اور دنیا میں پھیل گیا، ابتدائی معلومات کے مطابق کرکٹ کا ذکر سب سے پہلے انگلستان کے بادشاہ ایڈورڈ اول (۱۳۰۰ء) کے گھریلو حساب کتاب میں ملتا ہے لیکن یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ اس میں درج شدہ کھیل کری ایگ (CREAG) کا تعلق کرکٹ سے ہے۔ لیکن ایک اور معتبر حوالہ ہے کہ یہ ۱۵۰۰ء کے قریب فری سکول آف گلفورڈ میں کھیلا جاتا رہا ہے۔ بہرحال یہ قطعی طور پر ثابت نہیں ہوتا کہ مذکورہ کھیل موجودہ کرکٹ کی ہی کوئی شکل تھی یا کوئی اور کھیل تھا۔ یہ بات بھی قابل تعجب ہے کہ کرکٹ کے آغاز کا زمانہ چودھویں صدی عیسوی کو کہا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے بعد کی کھیل کی کتابوں میں کرکٹ کے متعلق سترھویں صدی تک بہت کم حوالے ملتے ہیں۔ کرکٹ کے متعلق سب سے زیادہ معتبر حوالہ بحریہ کے ایک پادری کا ہے جس نے تحریر کیا ہے کہ چارلس دوم کے تین جہازوں کے عملے کے آدمی یہ کھیل کھیلتے تھے اس کی تاریخ پادری نے ۶ مئی ۱۶۷۶ء اور مقام ایلی پو (سریا) لکھا ہے۔

اس کے بعد ہم کرکٹ کے کھیل کی طرف آتے ہیں جو آج کل کھیلا جا رہا ہے۔ کرکٹ دراصل گیند اور بلے کا ایک انگریزی کھیل ہے جو سولہویں صدی سے کھیلا جا رہا ہے۔ اس کھیل میں گیارہ گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل دو (۲) ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ یہ کھیل انفرادی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ مشترکہ جدوجہد کے بہترین مواقع فراہم کرتا ہے۔

ہر ٹیم یا تو پہلے بیٹنگ کرتی ہے یا بعد میں اپنی اننگز (Innings) کھیلتی ہے۔ پہلے کھیلنے کا فیصلہ عموماً ٹاس (Toss) سے کیا جاتا ہے۔ کھیل کے میدان کے ۲۲ گز یا ۲۰٫۱۲ میٹر کے حصے پر دو (۲) وکٹوں کے درمیان کھیلا جاتا ہے۔ اسے پچ (Pitch) کہتے ہیں۔

اصل میں اس کھیل میں دو بیٹس مین (Batsman) یعنی بلے بازوں کو اپنے مدمقابل یعنی کھلانے والی (Fielding Side) کے گیند پھینکنے والوں (Bowlers) کے حملوں سے اپنی وکٹوں (Wikets) کو بچانا مقصود ہوتا ہے۔ جب ایک بلے باز آؤٹ ہو جاتا ہے تو اس کا دوسرا ساتھی اس کی جگہ لے لیتا ہے اور یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کھیلنے والی ٹیم کے سارے کھلاڑی آؤٹ نہ ہو جائیں یا کھیل کا اختتام نہ ہو جائے۔

فیلڈنگ کرنے والی ٹیم کا گیند پھینکنے والا کھلاڑی (بولر) ایک اوور (Over) یعنی لگاتار ایک سرے سے چھ گیندیں پھینکنے کا مجاز ہوتا ہے۔ بلے باز کو آؤٹ کرنے کے لئے عام طور پر درج ذیل طریق استعمال کئے جاتے ہیں۔

بلے باز کی وکٹوں کو نشانہ بنا کر گرا دینا جسے بولڈ آؤٹ (Bowled out) کہتے ہیں۔ بلے باز کے بلے سے گیند چھو کر فضا میں کیچ کر لی جائے تو اسے کوٹ آؤٹ (Caught out) کہتے ہیں۔ بلے باز کا اپنے ہاتھوں کے علاوہ اپنے جسم کے کسی حصے کو وکٹ کے آگے لے آنا اسے ایل۔ بی۔ ڈبلیو (LBW) (Leg before wicket) کہتے ہیں۔ اپنی کریز (Crease) سے باہر نکلنے پر وکٹ کیپر کا گیند کے ذریعے وکٹ کو گرانا اسے سٹمپ آؤٹ کہتے ہیں۔ رن بناتے ہوئے اپنی کریز تک نہ پہنچنے کی صورت میں فیلڈنگ کرنے والے کھلاڑی کا وکٹوں کو گیند مار دینا رن آؤٹ (Run out) کہلاتا ہے۔ سکور (Score) یعنی دوڑوں کے حساب کا شمار یا ہار جیت کا فیصلہ دوڑوں (Runs) کی تعداد پر منحصر ہوتا ہے۔

دوڑیں عام طور پر گیند کو بلے سے ہٹ لگانے کی صورت میں بنتی ہیں۔ تاہم قواعد کی رو سے اگر گیند بلے کو نہ لگے تو اس صورت میں بائیز، لیگ بائیز یا کسی اور بے قاعدگی کی سزا کے طور پر بھی "دوڑ" شمار ہو سکتی ہے۔ مثلاً نو بال (No ball) وائڈ بال (Wide ball) وغیرہ۔

ٹیمیں یکے بعد دیگرے اپنی اننگز کھیلتی ہیں میچ ایک یا دو اننگز کا ہوتا ہے۔ پہلی صورت میں یعنی ایک اننگز کے میچ میں ایک یا آدھے دن یا اوورز کے کھیل کا وقت متعین کر لیا جاتا ہے۔ مجموعی طور پر جو ٹیم زیادہ دوڑیں بنا لیتی ہے۔ وہ جیت جاتی ہے۔ اگر میچ اختتام تک نہ کھیلا جا سکے تو وہ برابر (Drawn) یعنی ہار جیت کا فیصلے کے بغیر تصور ہوتا ہے۔ کھیل کا انعقاد کرکٹ کے مروجہ قوانین کے تحت ہوتا ہے جو ۱۷۴۴ء میں بنائے گئے۔ لیکن مارلبورن کرکٹ کلب کے قیام کے ساتھ ہی ۱۷۸۷ء میں یہ ایک واحد مرکزی ادارے کے دائرے اختیار میں آگئے۔

ایم۔ سی۔ سی ہمیشہ ہی قواعد و ضوابط میں رد و بدل۔ نظر ثانی یا فیصلے کرنے کے سلسلے میں قانونی طور پر بااختیار ادارہ رہا ہے۔

ضابطہ ۱= ایک میچ میں گیارہ گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل دو ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ مقررہ تعداد سے زیادہ کھلاڑیوں والا میچ درجہ اول میں شمار نہیں ہوتا۔ ہر ٹیم کا ایک کپتان ہونا ضروری ہے جو ٹاس سے پہلے اپنے کھلاڑیوں کے ناموں کا اعلان کرتا ہے۔ اعلان کے بعد کسی رد بدل کے لئے دوسری ٹیم کے کپتان کی منظوری ضروری ہے۔

متبادل کھلاڑی :-

ضابطہ ۲= بلے باز کے ساتھ معاون کھلاڑی یا سبسٹی ٹیوٹ متعلقہ کھلاڑی کی جگہ صرف فیلڈنگ کر سکتا ہے یا وکٹوں کے درمیان دوڑ سکتا ہے۔ وہ بھی کسی بیٹس مین کے کھیلتے ہوئے بیمار یا زخمی ہو جانے کی صورت میں۔ معاون کھلاڑی مخالف ٹیم کے کپتان کی منظوری سے فیلڈنگ کی جگہ پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ معاون کھلاڑی بیٹنگ یا باؤلنگ نہیں کر سکتا۔

امپائروں کا تقرر

ضابطہ ۳= ٹاس کرنے سے پہلے دو امپائروں کا تقرر ہوتا ہے۔ تاکہ غیر جانبدارانہ طور پر کھیل کی نگرانی ہو سکے۔ میچ کے دوران دونوں ٹیموں کی رضامندی کے بغیر کسی امپائر کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

گیند

ضابطہ ۴= گیند کا وزن ۱۵۵٫۹ گرام ساڑھے پانچ اونس سے کم اور ۱۶۳ گرام پونے چھ اونس سے زیادہ نہ ہو۔ پیمائش میں گیند کا محیط ۲۲٫۴ سنٹی میٹر ۸٫۱۳ انچ سے کم اور ۲۲٫۹ سنٹی میٹر/۹ انچ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر گیند گم ہو جائے یا استعمال کے قابل نہ رہے تو امپائر دوسرے گیند کی اجازت دے سکتا ہے۔ گیند کی تبدیلی سے بلے بازوں کو مطلع کرنا ضروری ہے۔

وضاحت

۱۔ اول درجے کے کرکٹ میچوں میں آغاز سے پہلے گیند کپتانوں اور امپائروں کو دکھا لئے جائیں۔

۲۔ فرسٹ کلاس کے میچوں میں فیلڈنگ ٹیم کا کپتان مقررہ اوورروں کے بعد نیا گیند لے سکتا ہے۔ اوورروں کی تعداد کا تعین متعلقہ ملک کی کھیل کی نگرانی کی تنظیم کرے گی۔ یہ تعداد نہ ۷۵ اوورروں سے کم اور ۸۵ اوورروں سے زیادہ نہ ہو گی۔

۳۔ گم شدہ گیند کے بدلے میں لیا جانے والا گیند اتنا ہی استعمال شدہ ہو جتنا کہ پہلا۔ اس کی ظاہری حالت بھی ویسی ہی ہو۔

بلّا

ضابطہ ۵= بلّے کی چوڑائی ۱۰٫۸ سنٹی میٹر یا سوا چار انچ سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ لمبائی کا رخ ۹۶٫۵ سنٹی میٹر یا ۳۸ انچ سے بڑا نہ ہو۔

بلّے کے وزن کے بارے میں کوئی باقاعدہ تعین نہیں کیا گیا عام طور پر ایک معیاری بلے کا وزن ۱۰۰۰ گرام یا ۲ پونڈ اور

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات ——— نون سین

پاک/چین تعلقات

محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان نے اسلام آباد میں اتوار کے روز کہا کہ موجودہ جغرافیائی اور سیاسی تبدیلیوں اور سوویٹ یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے کی وجہ سے چین اب اس حیثیت میں ہے کہ وہ اس علاقے میں حالات کو معمول پر رکھ سکے۔ آپ اخبار نویسوں سے اپنے سیکرٹریٹ میں باتیں کر رہی تھیں۔ محترمہ موصوفہ نے کہا کہ وہ چین کے رہنماؤں کے ساتھ دونوں ملکوں کے مسائل اور علاقائی حالات کشمیر سمیت کے متعلق بات کریں گی۔ آپ نے مزید کہا کہ چین ہمارے بہت قریب ہے اور ہمسایہ ملک ہے اس لئے ہمیں اس کی دوستی پر بہت اعتماد ہے۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دوستی پاکستان کی خارجہ پالیسی کے کونے کا پتھر ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ان کے دورے کا اصل مقصد یہ ہے کہ موجودہ دوستانہ تعلقات کو مزید مستحکم بنایا جائے۔

☆ ☆ ☆

الجیریا— مستقبل کا منصوبہ

الجیریا کے ایک اخبار آلجر ریپبلکن نے ہفتہ کے روز یہ خبر شائع کی کہ الجیریا میں رات کو گشت کرنے والی پولیس کو تاک لگا کر بعض اسلام پسندوں نے پولیس کے پانچ افراد کو ہلاک کر دیا۔ اور مزید دو کو زخمی۔ پولیس افسر دو موٹر گاڑیوں میں گشت کر رہے تھے جب کہ ان پر حملہ کیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ سیکیورٹی فوجی دستوں اور انتہا پسند مسلمانوں کے آپس میں جھگڑوں کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان انتہا پسندوں نے حکومت کے افسران کے خلاف گوریلا جنگ جاری کر رکھی ہے۔ یہ جنگ اس وقت سے جاری ہے جب فوج نے جنوری ۱۹۹۲ء میں انتخابات کے پہلے دور کے بعد انتہا پسندوں کو کامیاب ہوتا دیکھ کر انتخابات منسوخ کر دئے تھے۔ اس وقت سے لے کر اب تک اسلام پسندوں کے فرنٹ پر پابندی لگی ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جا رہی ہے جو تین سال کے لئے حکومت کے نمائندوں اور سیاسی پارٹیوں کو عبوری حکومت کا موقعہ دے گی۔ یہ پروگرام اگلے ماہ ترتیب دیا جائے جانا مقصود ہے۔ اس سلسلے میں پہلی میٹنگ ۲۵ اور ۲۶ جنوری کو ہو گی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ کون کون سے افراد اس میں حصہ لیں گے۔ نیشنل گفت و شنید کمیشن نے ایک تجویز تیار کی ہے جس کا تعلق اس عبوری حکومت سے ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ سلطنت کا ایک صدر ہونا چاہئے اور دو اس کے نائب۔ اس وقت پانچ افراد کی ایک اعلیٰ ریاستی کونسل کام چلا رہی ہے۔ یہ اعلیٰ ریاستی کونسل جنوری ۱۹۹۲ء میں اس وقت تشکیل دی گئی تھی جب انتخابات منسوخ کئے گئے تھے جہاں تک عبوری حکومت کے صدر کا تعلق ہے انہیں ایک ماہ مزید توسیع دے دی گئی ہے۔

☆ ☆ ☆

عراق—حکومت اور حزب

اختلاف

اقوام متحدہ نے ۱۹۹۰ء کے اگست میں عراق پر پابندیاں لگائی تھیں۔ اب نئے سال اور کرسمس کا پیغام دیتے ہوئے صدر صدام حسین نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ یہ پابندیاں جنہوں نے عراق کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے اب ختم ہونے والی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان پابندیوں کی سب سے زیادہ سختی اب گزر چکی ہے اور جو کچھ باقی رہ گیا ہے وہ اب یوں لگتا ہے کہ صاف نظر آ رہا ہے۔ صدر صدام حسین نے عراقیوں کی اس بات کی تعریف کی کہ جو کچھ امریکہ اور اس کے ساتھیوں نے تباہ کیا تھا وہ انہوں نے دوبارہ تعمیر کر لیا ہے۔ انہوں نے ان تباہ کرنے والوں کو برے افراد کہا۔ دسمبر کے آغاز میں اقوام متحدہ نے کہا تھا۔ کہ اگر بغداد لمبے عرصے کے لئے اس بات کو منظور کر لے کہ اس کے ہتھیاروں کے پروگرام کا معائنہ جاری رکھا جائے گا تو اس سے خاصی آسانی پیدا ہو جائے گی یعنی عالمی طور پر جو اس پر پابندیاں لگی ہوئی ہیں ان میں نرمی آ جائے گی۔ جیسا کہ احباب جانتے ہیں ۲۔ اگست ۱۹۹۰ء کو عراق نے کویت پر حملہ کیا تھا اور اس کے جواب میں امریکہ اور اس کے ساتھیوں نے عراق پر حملے کئے تھے۔ کویت نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اقوام متحدہ کی سرحد کے متعلق تجاویز کو باقاعدہ تسلیم کیا جائے۔ اور کویت کے جنگی قیدیوں کو رہا کیا جائے۔ بغداد نے اس بات کی تردید کی ہے کہ اس کے پاس کویت کے کوئی جنگی قیدی ہیں۔ البتہ یہ اس نے کہا ہے کہ اس کا شہری علاقہ جو سرحد کے قریب ہے اور عراق کے قبضے میں ہے اسے وہ خالی کرنے کے لئے تیار ہے۔ شمالی عراق جہاں کردوں کا قبضہ ہے اور وہ بغداد کی مخالفت پر آمادہ ہیں وہاں حزب اختلاف نے تنبیہہ کی ہے کہ حکومت نے اپنا اسلحہ وہاں چھپایا ہوا ہے اور اقوام متحدہ کو چاہئے کہ وہ اس علاقے کا معائنہ کریں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ صدام حسین نے ابھی تک اپنا اسلحہ چھپایا ہوا ہے اور ان کے پاس وہ پروگرام بھی موجود ہے جس سے وہ مزید اسلحہ بنا سکتے ہیں۔ اور کہا ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ صدام حسین نے اپنا سارا اسلحہ ضائع نہیں کیا۔ عراقی نیشنل کانگریس کے احمد شیلابی نے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ انہوں نے مزید یہ بھی کہا ہے کہ عراق اقوام متحدہ سے اسلحہ کے متعلق صرف اس لئے تعاون کر رہا ہے کہ اس پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں وہ اٹھالی جائیں۔ حالانکہ چاہئے یہ کہ عراق اب کردوں کے خلاف تشدد کی پالیسی کو بند کرے اور شیعہ کمیونٹی جو عراق میں رہ رہی ہے ان کو بھی انسانی حقوق دیئے جائیں۔

☆ ☆ ☆

بش کے قتل کی سازش؟

کہا جاتا ہے کہ جب سابق صدر بش نے کویت کا دروہ کیا تو بعض لوگوں نے جن کی تعداد ۱۴ بتائی جاتی ہے انہیں قتل کرنے کی سازشش تیار کی۔ ان ۱۴ افراد پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ ان میں گیارہ عراقی ہیں اور تین کویتی، لیکن اس مقدمہ کے فیصلے کو اب مؤخر کر دیا گیا ہے۔ جو جج اس پینل کی صدارت کر رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ عدالت نے فیصلہ کیا ہے کہ سب سے بڑے پراسی کیوشن گواہ جو کویتی انٹیلیجنس افسر ہیں انہیں فروری میں ایک دفعہ پھر بلایا جائے۔ گویا کہ ان کے بلانے تک وہ کوئی فیصلہ نہیں سنانا چاہتے۔ ان کا نام عبد الصمد الشتی ہے کہا جاتا ہے شتی کو بلا کر پھر پوچھا جائے گا کہ ملزموں نے کس کس رنگ میں اس سازش میں حصہ لیا۔ یہ مقدمہ ۵ جون کو شروع کیا گیا تھا۔ اور خیال تھا کہ گزشتہ ہفتہ کے روز اس کا فیصلہ سنا دیا جائے گا۔ اس سے پہلے بھی اکتوبر کے مہینہ میں فیصلہ مؤخر کیا گیا تھا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس فیصلہ کو سیاسی وجوہات کی بناء پر موخر نہیں کیا جا رہا۔ عدالت کا کہنا ہے کہ ہم انصاف چاہتے ہیں۔ اور جہاں تک دفاع کا تعلق ہے وہ دوبارہ اپنے ثبوت مہیا کر سکتی ہے جون میں ان کے متعلق موت کی سزا کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ خاص طور پر گیارہ عراقیوں اور ایک کویتی کے متعلق۔ اور یہ بھی کہا گیا تھا۔ کہ دوسرے دو کویتیوں کو دس سال قید کی سزا دی جائے۔ ان چودہ ملزمین کو اپریل کے دوران بش کے دورے کے چند ہی روز بعد حراست میں لے لیا گیا تھا اور ان پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے کار بم کے ذریعے سابق صدر امریکہ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اور ایسا انہوں نے عراق کے صدر صدام حسین کے کہنے پر کیا تھا۔ بغداد نے اس الزام کو بار بار مسترد کیا ہے۔

☆ ☆ ☆

موٹروے

بتایا گیا ہے کہ اگر حکومت نے لاہور اسلام آباد موٹروے کو چھ لین کی بجائے چار لین کا کر دیا تو ڈائیوو کارپوریشن کو نقصان ہو گا اس کو پورا کرنے کے لئے یہ کمپنی پاکستان سے دو ارب روپے کا مطالبہ کرے گی۔ یہ بات ڈائیوو کارپوریشن کے ایک نمائندے نے ایک پریس بریفنگ کے موقعہ پر شیخوپورہ میں کہی۔ اس کے بعد پریس رپورٹروں کو موٹروے دکھلانے کے لئے لے جایا گیا تاکہ انہیں پتہ چلے کہ چھ سے کم کر کے چار لین بنا دینے میں کیا مشکلات حائل ہوں گی۔ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ جس وقت یہ چیز دکھائی جا رہی تھی۔ حزب اختلاف نے فیصلہ کیا کہ اس معاملے کو قومی اسمبلی میں اٹھایا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی پیش کی جائے کہ حکومت اسلام آباد پشاور موٹروے کی سکیم کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ سکیمیں سابق حکومت نے پیش کی تھیں جن کا اب بھی یہ خیال ہے کہ انہیں مکمل کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ اس سے ملک کے مختلف حصوں کو اقتصادی فائدہ پہنچے گا اور ملک کو خوشحالی حاصل ہو گی۔ البتہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو صدر فاروق لغاری ان سکیموں کی مخالفت کر رہے ہیں اور یہ اسی وقت سے ہو رہا ہے جب اوائل ۱۹۹۲ء میں یہ سکیمیں جاری کی گئی تھیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ سفید ہاتھی سے کم نہیں ہے اور یہ ایک ایسا بوجھ ہے جسے ملک کسی صورت بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ مکرم منظور احمد خان صاحب ابن لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) احمد خان صاحب آف مینی خوشحال آباد صوابی حال مینیجر ایڈ منسٹریشن کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز نوشہرہ کینٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ نیلو فر رشید صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ عبد الرشید صاحب جھنگی کالونی ایبٹ آباد مورخہ ۹۳-۱۰-۲۱ کو مکرم فضل الٰہی صاحب نائب ناظم عمومی انصار اللہ ضلع پشاور نے مبلغ پچھتر ہزار (۷۵ ہزار) روپے حق مہر پر ایبٹ آباد میں پڑھایا۔

عزیز منظور احمد خان محترم صوبے دار خوشحال خان صاحب (آف مینی صوابی) کے پوتے اور مکرم صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب آف ٹوپی کے نواسے ہیں جبکہ عزیزہ نیلو فر رشید محترم صاحبزادہ صاحب کی پوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے باعث رحمت و برکت فرماوے۔

○ مکرم سید عبد اللطیف صاحب ابن مکرم سید عبد القیوم صاحب طاہر آباد ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ کوکب کلیم ریحان صاحبہ بنت مکرم محمد مظاہر حسن صاحب آف قادیان سے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۹۔ دسمبر ۱۹۹۳ء بعد نماز مغرب و عشاء بیت الاقصیٰ قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی قادیان نے پڑھایا۔ مکرم سید عبد اللطیف صاحب مکرم سید محمد یوسف صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کے پوتے ہیں اور اس وقت بطور کارکن صدر انجمن احمدیہ اور بلاک لیڈر خدام الاحمدیہ طاہر بلاک خدمات دینیہ سرانجام دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

○ مکرم شکیل احمد صاحب ابن مکرم عبد الرحمان صاحب سیکرٹری مال چک نمبر R-10/90 ضلع خانیوال کا نکاح ہمراہ عزیزہ صغراں بی بی صاحبہ بنت مکرم محمد حنیف صاحب چک نمبر 21/W-B ضلع وہاڑی بعوض حق مہر مبلغ نو ہزار (۹۰۰۰) روپے مورخہ ۲۷۔ دسمبر ۹۳ء کو محترم محمد منیر احمد شمس مربی سلسلہ ضلع وہاڑی نے پڑھایا۔

اس رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک اور مثمر

بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم محمد خالد وحید صاحب آفیسر یو بی ایل کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹۳-۱۱-۲۰ کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "عامر حبیب احمد" عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم علی محمد یوسف صاحب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شادی کے دس سال بعد ۹۳-۳-۴ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام عطاء الرحمان تجویز کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد نسیم صاحب ربوہ کو بہت سے عوارض نے گھیر رکھا ہے۔ درخواست دعا ہے۔

○ تشحیذ الاذہان کے مستقل معاون اور بچوں کے خطوط کا جواب دینے کے کالم نگار "منیب چچا" (محمد مقصود منیب) قادیان کے جلسہ کے دوران بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہو گئے اور ابھی تک صاحب فراش ہیں اور سانگلہ ہل میں اپنے گھر پر مقیم ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

پانچواں ششماہی اجتماع واقفین نو ضلع لاہور

○ جماعت احمدیہ ضلع لاہور کا پانچوں ششماہی اجتماع مورخہ ۱۲۔ نومبر ۱۹۹۳ء دار الذکر لاہور میں منعقد ہوا۔ مکرم محمد سعید احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع لاہور نے مکرم چوہدری محمد انور صاحب واہلہ کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے احسن طور پر تمام انتظامات کئے۔

دار الذکر کو خوبصورت بینرز سے مزین کیا گیا۔ ضلعی جماعتوں سے آنے والے شرکاء کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ مردانہ جلسے میں ساری کارروائی کی ویڈیو بنائی گئی جو ساتھ ساتھ ٹی وی پر خواتین کی طرف بھی دکھائی جاتی رہی۔

مکرم و محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو نے بطور مہمان خصوصی مردانہ جلسے میں اور مکرمہ و محترمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے خواتین میں بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔

۳۹ حلقوں کے ۳۲۱ واقفین نو ۲۲۴، والد صاحبان اور ۲۲۳ مائیں اس اجتماع میں شامل ہوئیں۔ علاوہ ازیں ایک سو کے قریب عہدیدار اور کارکنان بھی شریک ہوئے۔ اس طرح کل حاضری ۸۷۷ رہی۔

مکرم و محترم وکیل صاحب وقف نو اور حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں میں خطاب فرمایا نیز محترم راجہ غالب احمد صاحب نے اپنے خطاب میں "واقفین نو کے نفسیاتی مسائل کا حل" بیان فرمایا۔

اس اجتماع میں دس بہترین واقفین نو کو میڈل دیئے گئے۔ ۳۷ واقفین نو دینی نصاب کے امتحان میں کامیاب قرار دیئے گئے اور میڈلز کے حقدار ہوئے۔ ۶ واقفین نو کو تین دفعہ لگاتار دس بہترین واقفین نو کا انعام جیتنے پر "مثالی واقف نو" کا تمغہ دیا گیا۔

ہر ششماہی اجتماع کی طرح مہمانان خصوصی کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔ جس میں تحریک وقف نو کے کاموں میں زیادہ دلچسپی لینے والے اور نمایاں کام کرنے والے عہدیداران بھی شامل ہوئے۔

اس مرتبہ یہ عشائیہ مکرم چوہدری وحید سلیم صاحب کی کوٹھی پر دیا گیا۔ عشائیہ کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سیکرٹری صاحب وقف نو ضلع لاہور اور اس اجتماع کے انعقاد میں تعاون کرنے والے تمام دیگر احباب کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

الفضل ہمیں کیوں پڑھنا چاہیئے

○ اس لئے کہ "الفضل" مرکز سلسلہ اور اپنے قارئین کے درمیان روزانہ رابطہ کا ذریعہ ہے۔

○ الفضل کے روزانہ مطالعہ سے آپ کو روحانی تسکین حاصل ہوتی ہے۔ حالات اور واقعات کی مناسبت سے الفضل میں پیش کئے جانے والے ملفوظات حضرت بانی سلسلہ ہمارے لئے ایمانی استقامت کا موجب بنتے ہیں۔

○ الفضل میں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ اور گزشتہ ائمہ سلسلہ کے ارشادات بھی درج کئے جاتے ہیں جو ہمارے اندر مسابقت فی الخیرات کا جذبہ اجاگر کرتے ہیں۔

○ اپنے ادارتی مقالوں اور اہل علم حضرات کے مضامین کے ذریعے الفضل جماعت کی دینی اور اخلاقی تربیت میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس دینی معلم اور روحانی نہر سے مستفیض ہونے کے لئے آپ کو صرف ایک معمولی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

دیں اور چاہئے کہ صبح کے وقت ہر احمدی گھرانے سے بلند آواز سے تلاوت کلام پاک کی آواز آئے تو دنیا والے یقین کریں کہ قرآن حکیم سے محبت کرنی والی یہی جماعت ہے۔

صدقات و خیرات کے لئے ہاتھ کھلا کر دیں اور حضور انور کو دعائیہ خطوط لکھیں اور لکھائیں۔ اور ڈش انٹینا کے پروگراموں میں حاضری کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ میرے دوستو! نیا سال ۱۹۹۴ء کسوف و خسوف کے نشان کے لئے صد سالہ جوبلی کا سال قرار دیا گیا ہے۔ سو یہ سال دوستوں کے لئے اور بھی مبارک ہے۔ آیئے اس موضوع پر ہونے والے تمام سال کے جلسوں کو کامیاب بنائیں۔ اور اس پر غور و خوض کر کے صحف مقدسہ کی سچائی کو پرکھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ہمارا ایمان مضبوط ہو۔ اور ۱۹۹۴ء کو غلبہ احمدیہ کا سال بنا دیں۔ اور خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔

احمد برادرز
شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: ۴۲۰۹۵۸
۸۴۱۰۴۵
•۔فرج •۔فریزر
•۔کوکنگ رینج •۔گیزر
•۔واشنگ مشین
•۔ہیٹر کیلئے

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ :۶-جنوری- خشک سردی کا سلسلہ جاری ہے۔ ربوہ کا درجہ حرارت کم از کم ۸ درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ ۲۰ درجے سنٹی گریڈ

○ لاڑکانہ میں ذوالفقار علی بھٹو کی سالگرہ کے دن المرتضیٰ کے باہر بیگم نصرت بھٹو اور میر مرتضیٰ بھٹو کے حامیوں کا پولیس سے تصادم ہو گیا جس میں تین افراد ہلاک اور مجسٹریٹ اور پولیس اہلکار سمیت کئی افراد زخمی ہو گئے۔ سرکاری ذرائع نے کہا ہے کہ صرف ایک شخص ہلاک ہوا ہے۔ جبکہ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ ۶۔ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ واقعات کے مطابق ۵۔جنوری کی صبح جب بیگم نصرت بھٹو سالگرہ کی تقریب کے لئے بھٹو کے مزار پر جانے کے لئے المرتضیٰ سے باہر آئیں تو ان کے حامیوں کا پولیس سے تصادم ہو گیا۔ پولیس نے فائرنگ بھی کی پولیس کے ذرائع نے الزام لگایا ہے کہ ان پر فائرنگ کی گئی تھی۔ آنسو گیس بھی استعمال کی گئی جس سے بعض اطلاعات کے مطابق بیگم نصرت بھٹو اور مرتضیٰ بھٹو کی اہلیہ غنویٰ بے ہوش ہو گئیں۔ پولیس نے المرتضیٰ کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا اور کسی کو آنے یا جانے کی اجازت نہ تھی۔ بیگم بھٹو آنسو گیس اور فائرنگ کی وجہ سے واپس المرتضیٰ چلی گئیں۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے یہ واقعہ ہو جانے کے بعد المرتضیٰ میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور کہا کہ بیگم آصف زرداری نے پیپلز پارٹی کے بعد اب میرے شوہر کے مزار پر بھی قبضہ کر لیا ہے انہوں نے کہا کہ گولیاں میرے دائیں بائیں سے گزر رہی تھیں میں بال بال بچی۔ انہوں نے کہا کہ اتنا ظلم تو ضیاء کے دور میں بھی نہیں ہوا تھا۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو نے جیل میں بھوک ہڑتال شروع کر دی ہے۔ ان کے ساتھ جیل میں بند ان کے ۱۴ ساتھیوں نے بھی بھوک ہڑتال کر دی۔ المرتضیٰ میں پیش آنے والے واقعہ کے پیش نظر بھٹو کی ۶۶ ویں سالگرہ کی تقریبات ملتوی کر دی گئی ہیں اور تین دن سوگ منانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ المرتضیٰ کے باہر پولیس پارٹی پر حملہ کیا گیا اور اندھا دھند فائرنگ کی گئی جس سے مجسٹریٹ اور ایک اہلکار زخمی ہوا جبکہ ڈی سی اور ایس پی بال بال بچے۔ پولیس کی جوابی فائرنگ سے دو مسلح افراد میں سے ایک ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔ زخمی کا نام سریش کمار ہے اور وہ بھارتی خفیہ تنظیم "را" کا ایجنٹ ہے۔

○ بے نظیر بھٹو نے اپنے ساتھیوں سمیت اپنے والد ذوالفقار علی بھٹو کے مزار پر حاضری دی پھول چڑھائے اور فاتحہ خوانی کی۔ ان میں آصف زرداری، شیخ رفیق، قائم علی شاہ، آفتاب شعبان میرانی اور نادر مگسی وغیرہ شامل تھے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے نوڈیرو میں بھٹو کے بارے میں ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا میں شہید بھٹو کے روٹی کپڑا اور مکان کے نعرہ کو عملی روپ دوں گی۔

○ افغانستان کے دارالحکومت کابل میں شروع ہونے والی جنگ کئی دوسرے شہروں تک پھیل گئی ہے۔ باغیوں نے کابل کے صدارتی محل پر قبضہ کر لینے کا دعویٰ کیا ہے۔ شدید گولہ باری اور فائرنگ سے کابل کا شہر ملبے کا ڈھیر بن گیا ہے۔ حکمت یار اور دوستم کی وفادار فوجوں نے صدر ربانی کے وفاداروں کو ہتھیار ڈالنے کا الٹی میٹم دے دیا ہے۔ رات بھر دھند اور برف باری کی وجہ سے لڑائی بند رہی لیکن صبح ہوتے ہی پھر شروع ہو گئی۔ راکٹوں اور گولیوں کی بارش سے بچنے کے لئے ہزاروں عورتیں اور بچے ننگے پاؤں فرار ہونے کے لئے بھاگ رہے ہیں۔ دوستم کے حامیوں کا دعویٰ ہے کہ کابل کے ۷۵ فیصد حصے پر ان کا قبضہ ہے۔

○ لاڑکانہ میں فائرنگ کے واقعہ پر وزیر اعظم نے فوری طور پر تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کو ہدایت کی گئی ہے کہ تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر فوری رپورٹ پیش کریں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلا اشتعال طاقت کے غیر ضروری استعمال کی چھان بین کی جائے گی۔

○ گورنر سندھ حکیم محمد سعید نے کہا ہے کہ ماں بیٹی کا معاملہ ان کا ذاتی مسئلہ ہے۔ لیکن خدشہ ہے کہ یہ سنگین صورت نہ اختیار کر جائے انہوں نے کہا کہ میں ایم کیو ایم کے دونوں دھڑوں کے درمیان صلح کروانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے المرتضیٰ کے واقعہ پر کہا ہے کہ لگتا ہے کہ بیٹی باپ سے آگے نکلنا چاہتی ہے۔ پیپلز پارٹی والے سوچ لیں جب وہ اقتدار سے باہر ہونگے تو ان کا کیا ہو گا۔

○ پشاور میں انسداد دہشت گردی کی عدالت نے مرتضیٰ بھٹو کی دو مقدمات میں ضمانت منظور کر لی ہے۔

○ وفاقی وزیر قانون سید اقبال حیدر نے سینٹ میں کہا ہے کہ چوہدری شجاعت حسین اور ان کے خاندان کے نام کوآپریٹو کے نادہندگان میں شامل نہیں ہیں۔ اس پر چوہدری شجاعت حسین نے کہا کہ حکومت نے ۳ ماہ میں پہلی بار سچ بولا ہے۔

○ بھارتی سیکرٹری خارجہ مسٹر جے این ڈکشٹ نے کہا ہے کہ مذاکرات ناکام نہیں ہوئے۔ ان میں تعطل پیدا ہوا ہے۔

○ کھاد کی قیمتوں میں ایک بار پھر اضافہ کر دیا گیا ہے۔

○ تخفیف اسلحہ کے عالمی پروگرام کے وائس چیئرمین ڈاکٹر ڈگلس نے کہا ہے کہ اسرائیل کے پاس ۱۰۰۔ ایٹم بم ہیں۔ بھارت بھی ایٹمی دھماکہ کر چکا ہے۔

○ پنجاب کابینہ کے نئے وزراء کے حلف اٹھانے کا معاملہ طے پا گیا ہے۔ ففٹی ففٹی فارمولے کے تحت نصف وزراء پیپلز پارٹی کے اور باقی نصف جونیجو لیگ، آزاد، اقلیتی، سپاہ صحابہ اور این ڈی اے سے ہونگے۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت کا خواہاں بھارت خود اقوام متحدہ کی قرار دادوں کی پامالی کر رہا ہے۔ کشمیر، سیاچن، وولر بیراج اور ایٹمی پھیلاؤ سمیت تمام مسائل بھارت کے پیدا کردہ ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ بی بی سی کا تبصرہ بے بنیاد ہے۔

○ بھارتی سیکرٹری خارجہ مسٹر جے این ڈکشٹ نے کہا ہے کہ ہم پاکستان سے مذاکرات جاری رکھنے پر تیار ہیں لیکن کوئی پیشگی شرط منظور نہیں کریں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اب گیند پاکستان کی کورٹ میں ہے کیونکہ وہ مذاکرات کے اگلے راؤنڈ کی تاریخ مقرر کرنے پر تیار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے سیاچن، سرحدوں کی حد بندی، ایٹمی عدم پھیلاؤ اور تخفیف اسلحہ کے بارے میں پاکستان کو چھ تجاویز دی ہیں جن پر پاکستان نے غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ "خود مختار کشمیر" کے نظریئے سے امریکہ کی دلچسپی پر چین کی تشویش نے بھارت اور پاکستان کے مذاکرات ناکام کر دیئے ہیں۔ چین سمجھتا ہے خود مختار کشمیر امریکہ کے زیر اثر ہو گا۔ بی بی سی نے دعویٰ کیا کہ چین نے پاکستانی وزیر اعظم کی چین آمد پر کشمیر کے بارے میں کسی جوش و خروش کا اظہار نہیں کیا۔

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE
Rs 250/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE
Rs 130/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE Rs 125/-
موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
فون: سیلز: 211283 کلینک: 606 دفتر 771 ربوہ

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون: ۷۲۲۳۲۰۴ - ۷۲۳۱۶۸۰
۷۲۳۱۶۸۱

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: ۲۱۶،۵۹

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۱۱۵۰۰/- ڈش، ۱۲ ایم مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
۲۱- مال روڈ - لاہور فون: ۳۵۵۴۲۲ ،۷۲۲۶۵۰۸

اکسیر موٹاپا ۳۰/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/-
زدجام عشق ۶۰۰/-
اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/-
کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/-
سفوف اکسیر شوگر ۳۰/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار - ربوہ